یوم جمہوریہ کی کچھ خاص باتیں

ڈاکٹر قمر جہاں

122، یمنا ہاسٹل، بلاک 1، جواہر لعل نہرو یونیورسٹی، نئی دہلی۔ 110067

پیارے بچو! ۲۶/جنوری کا دن ہمارے ملک میں یوم جمہوریہ کے طور پر منایا جاتا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ ہمارا ملک ایک جمہوری ملک ہے، یعنی ایک ایسا ملک جہاں کی طرز حکومت جمہوریت پر مبنی ہے، آمریت، بادشاہت اور فسطائیت پر نہیں۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ جمہوریت کے معانی کیا ہیں۔ آیئے ہم دیکھتے ہیں۔ ریپلک یا جمہوریت کی آسان سی تعریف یہ ہے کہ جمہوریت کسی ملک کو چلانے کے لیے ایک ایسی طرز حکومت ہے جس میں عوام اپنے قانون سازوں کا انتخاب خود کرتے ہیں اور ملک کا صدر منتخب کردہ یا نامزد ہوتا ہے، بادشاہت یا Monarchy کے برخلاف کہ جہاں اقتدار کی کرسی موروثی طور پر منتقل کی جاتی ہے یعنی اگر ایک شخص بادشاہ ہے تو اگلا بادشاہ اس کا بیٹا ہوگا اور اس سے اگلا بادشاہ اس کا پوتا۔ جمہوریت اور بادشاہت میں صرف یہی فرق نہیں کہ ان دونوں طرز حکومت میں سربراہ اقتدار (ہیڈ آف دا اسٹیٹ) چننے کا طریقہ الگ ہے بلکہ اس کے طریق کار میں بھی بہت فرق ہے۔ مثال کے طور پر بادشاہت یا Monarchy میں بادشاہ کے منہ سے نکلا ہوا لفظ ہی قانون ہوتا ہے۔ یعنی فرد واحد ہی پورے دیش کا کرتا دھرتا ہوتا ہے۔ جب کہ جمہوریت میں عوام کے منتخب نمائندے قانون بناتے ہیں اور قانون کی نظروں میں عوام و خواص سب برابر ہوتے ہیں۔ یہ بادشاہ کے موڈ اور مرضی پر منحصر قانون نہیں ہوتا کہ ایک ہی جرم اگر غریب نے کیا تو بادشاہ نے اسے سزائے موت سنادی جب کہ وہی جرم اگر کسی امیر یا سردار نے کیا تو بادشاہ نے اسے قابل گرفت نہیں سمجھا۔

ہاں تو بچو! یہ تو ہوئی جمہوریت کی تعریف۔ آیئے اب دیکھتے ہیں کہ ہمارے پیارے ملک بھارت میں ۲۶/جنوری کو ہی یوم جمہوریہ کا جشن کیوں منایا جاتا ہے کیا اس کے پیچھے کوئی خاص وجہ ہے؟

پیارے بچو! ہم اس بات سے واقف ہیں کہ ہمارے ملک پر ایک طویل عرصے یعنی کم و بیش دو سو سال تک برطانوی سامراج کا قبضہ تھا۔ ہمارے ملک کی زمام اقتدار ان کے ہاتھ میں تھی۔ لاکھوں محبّ وطن کی کوششوں اور قربانیوں کے بعد ہمارا یہ خوبصورت ملک ۱۵/اگست ۱۹۴۷ء کو آزاد ہوا۔ آزادی کی کارروائیاں جب چل رہی تھیں تب ہمارے لیڈروں کے پیش نظر آزاد بھارت میں حکومت کے کام کاج کو بحسن و خوبی چلانے کے لیے ایک آئین یا دستور کی ضرورت بھی تھی۔ لہٰذا اس آئین کو بنانے کے لیے ۳۰۸/ممبران پر مشتمل ایک دستور ساز اسمبلی کی تشکیل کی گئی، اس اسمبلی کے صدر ڈاکٹر راجندر پرساد تھے جو آگے چل کر آزاد بھارت کے پہلے صدر بنے۔ اسمبلی نے اپنا کام ۹/دسمبر ۱۹۴۷ء سے شروع کیا اور دو سال گیارہ مہینے اور اٹھارہ دن کی طویل مدت میں بہت غور و فکر اور تبادلۂ خیال کے بعد ہمارے ملک کا آئین بنایا۔ کئی اصلاحات اور تبدیلیوں کے بعد کمیٹی نے ۲۴/جنوری ۱۹۵۰ء کو آئین کی ہاتھ سے لکھی ہوئی دو کاپیوں پر دستخط کیے۔ اس کے دو دن بعد ۲۶/جنوری کو ملک بھر میں آئین نافذ ہو گیا اور گورنمنٹ آف انڈیا

ایکٹ' کو ہٹا کر ہندوستان کے اپنے قائدین اور دانشوروں کے ذریعے تیار کیا گیا آئین نافذ کیا گیا۔ حالانکہ ۲۶/نومبر ۱۹۴۹ء کو دستور ساز اسمبلی کی جانب سے آئین کو اپنایا گیا، لیکن ۲۶/جنوری ۱۹۵۰ء کو اس کو ایک جمہوری نظام کے ساتھ نافذ کیا گیا۔ اسی لیے ۲۶/نومبر یوم آئین کی حیثیت سے منایا جاتا ہے جب کہ ۲۶/جنوری یوم جمہوریہ کی حیثیت سے۔ ۲۶/جنوری ۱۹۵۰ء کو صبح ۱۸:۱۰ بجے ہندوستان ایک جمہوریہ بنا اور اس کے ٦ منٹ بعد ۱۰:۲۴ بجے راجندر پرساد نے ہندوستان کے پہلے صدر کے طور پر حلف لیا تھا۔ اس دن پہلی بار بطور صدر ڈاکٹر راجندر پرساد بگھی پر بیٹھ کر راشٹر پتی بھون سے نکلے اور ہندوستانی فوج کی سلامی لی۔ پہلی بار ان کو گاڈ آف آنر دیا گیا تھا۔

ہمارے ملک میں یوم جمہوریہ کو بہت جوش و خروش سے منایا جاتا ہے۔ اس دن صدر جمہوریہ کے ذریعہ ترنگا پھہرایا جاتا ہے اور انڈیا گیٹ سے راشٹر پتی بھون تک راج پتھ پر ایک عظیم الشان پریڈ منعقد کی جاتی ہے۔ تقریب کی شروعات بھارتیہ وزیر اعظم انڈیا گیٹ پر واقع امر جوان جیوتی پر شہیدوں کو پھولوں کا نذرانہ پیش کر کے کرتے ہیں۔ قومی ترانے کے دوران صدر جمہوریہ کو ۲۱ توپوں کی سلامی دی جاتی ہے۔ ۲۱ توپوں کی یہ سلامی ترانے کی شروعات سے شروع ہوتی ہے اور ۵۲ سیکنڈ کے ترانے کے ختم ہونے کے ساتھ پوری ہو جاتی ہے۔ ۲۱ توپوں کی یہ سلامی ۵۲ سیکنڈ میں ختم کرنے کی غرض سے ہر ۲.۲۵ سیکنڈ کے وقفے سے فائرنگ کی جاتی ہے۔ توپوں کی یہ سلامی دراصل ہماری فوج کی ۷ Vintage توپوں کے ذریعے دی جاتی ہے۔ ہر توپ سے تین راؤنڈ فائرنگ کی جاتی ہے۔ یہ توپیں ۱۹۴۱ء میں بنی تھیں اور فوج کے تمام رسمی پروگراموں میں ان کو شامل کرنے کی روایت ہے۔

پریڈ میں ہندوستانی فوج کے مختلف رجمنٹ، فضائیہ اور بحریہ وغیرہ حصہ لیتے ہیں اور ہمارے ملک کی عسکری قوت کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ مختلف ریاستوں کی جھانکیوں کے ساتھ ساتھ قبائلی مہمانوں، ثقافتی، تاریخی اور مرکزی حکومت کے محکموں کی جھانکیاں بھی پریڈ کا حصہ بنتی ہیں۔ پریڈ میں شامل تمام جھانکیاں ۵ کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے چلتی ہیں تاکہ ان کے درمیان مناسب فاصلہ قائم رہے اور ناظرین انھیں بآسانی دیکھ سکیں۔ ان جھانکیوں کے ڈرائیور ایک چھوٹی سی کھڑکی سے ہی آگے کا راستہ دیکھتے ہیں کیونکہ سامنے کا تقریباً پورا شیشہ سجاوٹ سے ڈھکا رہتا ہے۔

ثقافتی موضوع پر مبنی جھانکیوں میں رقص و موسیقی اور ہمارے ملک کی مختلف ثقافتوں کی جھلکیاں پیش کی جاتی ہیں۔ ہمارے دیش کی سرحدوں کے محافظ ہمارے بہادر جوانوں کو انعام سے نوازا جاتا ہے، ساتھ ہی قومی انعام کے لیے منتخب بچوں کو بھی صدر جمہوریہ کے ہاتھوں سے انعام دیا جاتا ہے۔ ۲۶/جنوری کی تقریب میں ہر سال کسی نہ کسی ملک کے وزیر اعظم یا صدر یا حکمراں کو حکومت کے ذریعے مہمان خصوصی کے طور پر مدعو کیا جاتا ہے۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ ۲۶/جنوری ۱۹۵۰ء کو پہلے یوم جمہوریہ کے جشن میں انڈونیشیا کے صدر ڈاکٹر سکرنو مہمان خصوصی کی حیثیت سے تشریف لائے تھے۔

بہترین پریڈ کی ٹرافی دینے کے لیے پورے راستے میں کئی جگہوں پر ججوں کو بٹھایا جاتا ہے۔ یہ جج ہر ایک جماعت کو ۲۰۰ معیارات پر نمبر دیتے ہیں۔ اس کی بنیاد پر اول آنے والی جماعت کا انتخاب کیا جاتا ہے، کسی بھی جماعت کے لیے یہ ٹرافی جیتنا بڑے فخر کی بات ہوتی ہے۔

آخری اور اہم بات یہ کہ یوم جمہوریہ کے جشن کے انعقاد کی ذمے داری وزارت دفاع کی ہوتی ہے، جس میں تقریباً ۷۰ دیگر محکمے اور تنظیمیں وزارت دفاع کی مدد کرتی ہیں۔ پریڈ کے مارچ کو بہتر طریقے سے انجام تک پہنچانے کے لیے فوج کے ہزاروں جوان سمیت الگ الگ محکمہ جات کے لوگ کافی تعداد میں لگائے جاتے ہیں۔ ○○